Sikandar E Azam Urdu Book Free Download

www.paksociety.com

سکندرِثانی

ڈاکٹر ساجد امجد

ماہ و سال کے محور پر گردش کرتے کرتے 100 قبل مسیح کی صدی تھک چکی تھی۔ انقلابات و انکشافات، محاربات سے دنیا کی تاریخ بدل رہی تھی مگر اس پیرزال دفتر نظم و نسق ہنوز سرگرم تھا۔ تعمیر و تخریب میں اضافے ہورہے تھے۔ نئی نئی قدریں ابھر رہی تھیں۔ اتنی ہی ڈوب رہی تھیں۔ سینکڑوں مر رہے تھے تو ہزاروں پیدا ہورہے تھے۔ وجود عدم سے ہستی میں آیا اس وقت شاید ہی کسی کو احساس ہو کہ اس گندی سی بستی میں جنم لینے والا یہ بچہ اقوام عالم کی نئی تاریخ مرتب کرے گا۔ آدھی دنیا پر اپنا پرچم لہرائے گا اور اس کا خاتمہ ایسا دردناک ہوگا کہ رہتی دنیا تک لوگ اس کو بطور استعارہ استعمال کریں گے۔

ایک فاتح کے دردناک انجام پر منتج ہونے والی داستانِ حیات

صبورا کی بستی کے ایک نسبتاً آباد محلے کے چند گھروں کی کھڑکیاں چند لمحوں کے لیے کھلیں۔ کچھ مخصوص نعرے بلند ہوئے اور پھر کھڑکیاں بند ہوگئیں۔ یہ اس بات کا اعلان تھا کہ ان گھروں میں سے کسی ایک میں بچے کی ولادت ہونے والی ہے۔ ایسی کھڑکیاں اکثر کھلتی اور بند ہوتی رہتی تھیں۔ کسی نے دھیان بھی نہیں دیا کہ ننھے مہمان کی آمد کس گھر میں ہوئی ہے۔ تیسرے دن صرف اس گھر کی کھڑکیاں کھلی تھیں جس گھر میں ولادت ہوئی ہے لیکن کچھ دیر بعد ہی طبقہ اشرافیہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص "سیزر" کے گھر کی بالائی کھڑکیاں کھل گئیں۔ اہل محلہ نے دکھ اور افسوس کے ساتھ ان کھڑکیوں کو دیکھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ یا تو نومولود پیدا ہوتے ہی چل بسا یا آپریشن کر کے بچے کو ماں کے پیٹ سے نکالا گیا ہے کیونکہ ایسی پیدائش کے نتیجے میں بچے کی ماں کا بچنا ممکن ہی نہیں تھا۔ اس لیے کھڑکیاں کھول دی گئی تھیں۔ میت والے گھر کی کھڑکیاں کھول دی جاتی تھیں۔ رومن کہاوت تھی جو بیٹا ماں کے پیٹ کو پھاڑ کر پیدا ہوتا ہے وہ دنیا میں ممتاز مقام حاصل کرتا ہے کیونکہ اس کی ماں اپنی جان کی قربانی دے کر اس کے لیے ایک خصوصی طاقت حاصل کرتی ہے۔ محلے کی عورتیں خوشی اور دکھ کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اس گھر کی طرف چل دیں۔ راہ گیر ان کھڑکیوں کو دیکھ کر کچھ دیر کے لیے رک جاتے تھے اور پھر آگے بڑھ جاتے تھے۔

محلے کی عورتیں اس گھر میں داخل ہوئیں۔ انہیں کسی تکلف کے بغیر "اورلیا" (زچہ) کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ سرکاری اسپتال کی بڑی نرس دو ڈاکٹروں کے ساتھ ابھی ابھی اپنا کام مکمل کر کے باہر نکلی تھی۔ یہ سب اس لیے ہوا تھا کہ اورلیا کے پاس اسپتال تک جانے کا وقت نہیں تھا۔ اس کی حالت بگڑتی جارہی تھی۔ لہٰذا ڈاکٹروں کو آنا پڑا اور تھوڑی دیر کے لیے اس کمرے ہی کو چھوٹا سا آپریشن تھیٹر بنانا پڑا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

[Sikandar E Azam Urdu Book Free Download]

09d653b45f